محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ یَکُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یَدَعَ مَالَا بَاْسَ بِہٖ حَذَرًا لِمَا بِہٖ بَاْسٌ ——— (رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن یزید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص اس وقت تک متقین کے مقامِ بلند تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ ناجائز امور میں مبتلا ہونے کے خطرے کے پیشِ نظر کچھ جائز امور کو بھی ترک نہ دے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں تقویٰ کے مقامِ رفیع کی نزاکتوں کو نہایت عمدہ اسلوب میں بیان فرمایا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ ایک چیز جائز ہوتی ہے، اور ایک ناجائز لیکن مقامِ تقویٰ کی بلندی اور رفعتِ شان اس تقسیم کی قائل نہیں۔ اس کے تقاضے کچھ اور ہیں۔ تقویٰ میں بعض ان امور سے بھی دست بردار ہونا پڑتا ہے، جو بظاہر جواز کے دائرے میں داخل ہوتے ہیں تاکہ متقی کا دامن کسی ایسی چیز سے ملوث نہ ہو، جو کسی بھی صورت میں اشتباہ کے حدود میں داخل ہو سکتی ہے۔ اس کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مشہور صحابی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے کہ "کامل تقوے یہ ہے کہ انسان بعض حلال امور کو بھی اس خوف کی بنا پر ترک کر دے کہ کہیں ان میں حرام کے جراثیم موجود نہ ہوں، تاکہ حرام اور حلال کے درمیان ایک پردہ باقی رہ جائے۔"

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمیشہ اپنے اور امورِ حرام کے درمیان ایک حجاب قائم رکھوں اور اسے چاک نہ ہونے دوں۔"

میمون بن مہران کا کہنا ہے کہ انسان فقط حلال پر اس وقت تک قائم نہیں رہ سکتا، جب تک کہ حلال کے ایک حصے کو اپنی ذات اور اشیائے حرام کے درمیان حائل نہ کر دے۔

یہاں ہم اس ضمن میں جامع العلوم کے حوالے سے حافظ ابن رجب حنبلی کی ایک عبارت درج کرنا چاہتے ہیں، جس میں انھوں نے تقویٰ کے بارے میں ایک اہم نکتے کی طرف عنانِ توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

وههنا أمر ينبغي التفطن له وهو أن التدقيق في التوقف عن الشبهات إنما يصلح عن استقامت أحواله كلها وتشابهت أعماله في التقوى والورع فأما من يقع في انتهاك المحرمات الظاهرة ثم يريد أن يتورع عن شيء من دقائق الشبه، فإنه لا يحتمل له ذلك بل ينكر عليه كما قال ابن عمرؓ لمن سأله عن دم البعوض من أهل العراق: يسألوني عن دم البعوض وقد قتلوا الحسينؓ وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول هما ريحانتاي من الدنيا وسأل رجل بشر بن الحارث عن رجل له زوجة وأمه تأمره بطلاقها فقال إن كان برّ أمّه في كل شيء ولم يبق من برها إلا طلاق زوجته فليفعل۔

ترجمہ: یہاں ایک بات سمجھ لینا ضروری ہے اور وہ بات یہ ہے کہ شبہات کے بارے میں اس شخص کو تو باریک بینی سے کام لینا چاہیے، جس کے ذاتی احوال و اوصاف کا معیار بھی اونچا ہو اور اس کے ورع و تقوے کا پیمانہ بھی بلند ہو، لیکن وہ شخص جو کھلم کھلا محرمات کا مرتکب ہوتا ہو اور پھر اس کے بعد باریکیاں نکال کر متقی بننے کا شوق رکھتا ہو، تو یہ بات نہ صرف یہ کہ اس کے لیے مناسب نہیں ہے، بلکہ قابلِ مذمت ہوگی۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عراق کے ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر حالتِ احرام میں مچھر مار دیا جائے، تو اس کی کیا سزا دینی چاہیے۔ انھوں نے فرمایا۔ تعجب ہے ان لوگوں نے (نواسۂ رسولِ اکرم) حضرت حسینؓ کو تو شہید کر ڈالا اب مجھ سے مچھر کے خون کا فتوے پوچھنے آئے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے (یہ فرماتے ہوئے)

اپنے کانوں سے سنا ہے کہ وہ (یعنی حسنؓ اور حسینؓ) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

اسی طرح بشر بن حارث سے ایک شخص نے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص کی والدہ یہ کہتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ اب اسے کیا کرنا چاہیے (ماں کا یہ حکم مانے یا نہ مانے) انھوں نے جواب دیا۔ اگر وہ شخص اپنی والدہ کے تمام حقوق ادا کر چکا ہے اور اس کی فرماں برداری میں طلاق دینے کا حکم ماننے کے سوا اور کوئی بات باقی نہیں رہی ہے، تو اسے طلاق دے دینی چاہیے، اور اگر ایسا نہیں ہے تو طلاق کیوں دے؟

حضرت عبداللہ بن عمر اور بشر بن حارث کے یہ ارشادات اپنے مضمرات کے اعتبار سے بالکل واضح ہیں۔ ان سے ظاہرداری کی نیکی کی اور ایسے تقوے کی جس میں کوئی جان نہ ہو اور والدین کی ایسی اطاعت کی، جس میں ریا کے سوا اور کچھ نہ ہو، شدید مذمت کی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور بشر بن حارثؓ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے، جو اس کی زندگی کو اللہ و رسولؐ کی صحیح اطاعت کی راہ پر گامزن ہونے میں مدد دے، اور جس سے اس کے دل میں اخلاص اور اللہ کا خوف پیدا ہو۔

مجمع البحرین

از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی

یہ کتاب وحدتِ امت کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ اس میں شیعہ وسنی کی متفق علیہ روایات کو پیش کیا گیا ہے۔ شروع میں علامہ مفتی جعفر حسین قبلہ مجتہد کا تعارف و تبصرہ اور سید نصیر الاجتہادی کی تقریظ ہے۔

صفحات ۲۸+۲۲۲ قیمت چھ روپے

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ۔ لاہور